82669 ـ مال محفوظ ركھنے كے ليے سودى بنك ميں رقم ركھنا

سوال

ميں نے سود كے متعلق آپ كا ايك جواب پڑھا ہے، جس ميں نے تناقض اور اختلاف پايا ہے جس كى وجہ سے ميں اپنے معاملہ ميں بہت پريشان ہوں، آپ نے كہا ہے كہ: سودى بنك كو عمارت كرايہ پر دينا حرام ہے، يقينا يہ قطعى حرام ہے، اور آپ نے يہ بھى كہا ہے كہ: مال ضائع ہونے كے خوف سے سودى بنك ميں مال ركھنا جائز ہے.
يہ علم ميں رہے كہ يہ دوسرا شخص بھى سود كھلانے والے كے زمرے مں شامل ہوگا، اور گناہ و ظلم و زيادتى ميں تعاون كى مد ميں آتا ہے، آپ سے گزارش ہے كہ آپ ميرے ليے اس كى وضاحت فرمائيں ميں سودى بنك ميں اپنى رقم جمع كرواتا ہوں، كيونكہ ميرے ملك ميں كوئى اسلامى بنك نہيں ہے، اور ميں يہ حكم نہيں لگا سكتا كہ آيا يہ مال حرام ہے يا حلال ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى شخص كو معصيت اور نافرمانى كرنے كے ليے دوكان يا گھر كرايہ پر دينا جائز نہيں، اس ميں سودى بنك كو عمارت كرايہ پردينا بھى شامل ہے؛ كيونكہ يہ گناہ و ظلم وزيادتى پر واضح اور كھلى اعانت ہے، اس ليے كہ عمارت كے مالك كو يہ علم ہے كہ اس نے يہ جگہ اس ليے دى ہے كہ يہاں حرام معاملات مثلا سود وغيرہ كا لين دين كيا جائے.

بہوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ايسے شخص كو گھر كرايہ پر دينا جائز نہيں جو اسے چرچ اور كنيسہ بنالے، يا راہب كى كٹيا، يا شراب فروخت كا اڈا، يا قمار بازى وغيرہ كے ليے.

چاہے معاہدے ميں اس كى شرط ركھى جائے يا اسے كسى قرينہ سے اس كا علم ہو جائے؛ كيونكہ يہ حرام فعل ہے، اور اس كے ليے كرايہ پر دينا جائز نہيں " انتہى مختصرا

ديكھيں: شرح منتھى الارادات (2 / 358).

دوم:

سودی بنك میں پیسے ركھنے حرام ہیں، چاہے وہ سود پر ركھے جائیں یا سود كے بغیر، اور فائدہ كے ساتھ یا بغیر فائدہ كے؛ كیونكہ بنك اس رقم پر سود لےگا اور سودی قرض دیگا.

لیكن اہل علم نے ایك خاص حالت كو اس سے مستثنی كیا ہے وہ یہ كہ: جب انسان كو اپنا مال چوری ہونے كا خدشہ ہو اور حفاظت كے لیے كوئی مامون جگہ نہ ملے تو اس كے سودی بنك میں ضرورت كے تحت رقم ركھنی جائز ہے، كیونكہ ضرروت ممنوعہ چیز كو مباح كر دیتی ہے.

تو اس وقت اس پر لازم ہے كہ وہ اپنے اكاؤنٹ میں بغیر كسی فائدہ كے رقم جمع كرائے، اس لیے كہ ضرورت كو اس كی قدر كے مطابق ہی ركھا جائیگا، اور وہ شخص اپنا مال محفوظ ركھنے پر مجبور ہے، نہ كہ سودی لین دین كرنے پر.

سودی بنك میں رقم ركھنے كی شروط معلوم كرنے كے لیے آپ سوال نمبر (22392) كے جواب كا مطالعہ كریں.

واللہ اعلم .